

اشفاق احمد کے ڈراموں کے مجموعے "حیرت کدہ" کے نسوانی کرداروں کا تجزیہ

Analysis of the Female characters of Ashfaq Ahmad's Dramas Collection "HAIRAT KADA"

آمنہ کرن (لیکچرار دو) وومن یونیورسٹی صوابی

راج محمد آفریدی پی ایچ ڈی سکالر شعبہ لسانیات و ادبیات (اردو)، قرطبہ یونیورسٹی حیات آباد پشاور

ABSTRACT:

Ashfaq Ahmad was a short story writer, playwright, broadcaster from Pakistan. He authored several books in Urdu. His works included novels, short stories, and plays for television and radio. He is also known as Talqeen Shah in Urdu literature. He was awarded presidents pride of performance and Sitaara i Imtiaz for meritorious services in the fields of literature and broadcasting. He was written more than 60 books and Hairat Kada is also one of those popular books. In this book Ashfaq Ahmad has written interesting stories on the topics given below. This article is related to female characters of "Hairat Kada".

Key Words: Ashfaq Ahmad , Drama , Female characters, Society, Supernatural elements.

کلیدی الفاظ: اشفاق احمد، ڈراما، نسوانی کردار، معاشرہ، مافوق الفطرت عناصر۔

قیام پاکستان کے بعد اردو ادب کی ترویج میں جن ادبا نے کردار ادا کیا ان میں ایک درخشاں ستارہ اشفاق احمد ہے۔ انہوں نے اردو ادب کو وہ سرمایہ عطا کیا کہ نہ صرف زندگی میں بلکہ موت کے بعد بھی ان کی ادبی کاوشوں کو سراہا گیا۔ اشفاق احمد (۱۹۲۹ء تا ۲۰۰۲ء) کو ادبی دنیا میں تلقین شاہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، ان کا پورا نام اشفاق احمد خان تھا۔ اردو ادب میں ان کی شہرت افسانوں کی وجہ سے ہے لیکن بطور ڈراما نگار بھی ان کی خدمات کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ پی ٹی وی مرکز لاہور کے قیام کے بعد انہوں نے ڈرامے

لکھے اور بہت جلد اس میدان میں اپنا نام روشن کیا۔ گڈریا، ایک محبت سوافسانے، وداع جنگ، توتا کہانی، بند گلی، ننگے پاؤں، مہمان سرائے، من چلے کا سودا، بابا صاحب، اچے برج لاہور دے، حسرت تعمیر، جنگ بھنگ، سفر مینا، کھیل تماشا، حیرت کدہ وغیرہ جیسی شاہکار کتابیں چھوڑنے والے ادیب اردو ادب کے لیے کوئی معمولی ہستی نہیں ہیں۔ ان تصانیف میں ”حیرت کدہ“ ڈراموں کا مجموعہ ہے جس میں تیرہ ڈرامے شامل ہیں۔ یہ کتاب ۲۰۱۲ء میں سنگ میل پبلی کیشنز لاہور کے تعاون سے شائع ہوئی۔

ناول اور افسانے کی طرح ڈرامے میں بھی زندگی کی حقائق کو صفحہ قرطاس پر اتاراجاتا ہے۔ اس میں منظر اور سکرپٹ کو بنیادی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ ڈرامے میں کرداروں کے ذریعے، سٹیج، پردہ، یا سکرین پر ایک کہانی کو عملی طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر سلیم اختر ”اردو ادب کی مختصر ترین تاریخ“ میں ڈرامے کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"ڈرامے کی اصل لفظ ڈراؤ ہے جس کا مطلب ہے کر کے دکھانا۔ گویا اس لفظ میں ہی اس صنف کی اساسی خصوصیت آجاتی ہے کہ بقیہ اصناف ادب کے برعکس اسے عملی صورت میں سامعین کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔" ۱

جہاں تک بات آتی ہے ”حیرت کدہ“ کی تو یہ اشفاق احمد کے اس دور کی یادگار ہے جب وہ تصوف، حقیقت کے بہت قریب تھے۔ اس کے باوجود انہوں نے مذکورہ ڈراموں میں جا بجا مافوق الفطرت عناصر سے دل چسپی کا اظہار بھی کیا ہے۔ اس کے بارے میں اے۔ حمید اپنی تصنیف ”اشفاق احمد شخصیت اور فن“ میں رقم طراز ہیں:

"اشفاق احمد نے ایک ماورائی سلسلہ بھی ”حیرت کدہ“ کے نام سے شروع کیا جس میں لوگ اپنے ساتھ گزرے ہوئے آسپی واقعات لکھتے تھے۔ بہت بعد میں اشفاق احمد نے ”حیرت کدہ“ کے نام سے ٹیلی وژن پر ڈراموں کی ایک سیریز لکھی جو بڑی مقبول ہوئی۔" ۲

وقت کے ساتھ ساتھ لکھاری کے ذہن میں پختگی اور دیگر خیالات کا آنا عام سی بات ہے۔ وہ حالات اور وقت ہی سے متاثر ہو کر لکھتا ہے۔ جس دور میں ”حیرت کدہ“ تحریر کیا گیا، اس دور میں اشفاق احمد تصوف کی طرف مائل تھے۔ اے حمید کے بقول:

"وقت کے ساتھ ساتھ اشفاق احمد کے ڈراموں میں فلسفیانہ خیالات اور تصوف کا اثر

نمایاں ہوتا گیا۔" ۳

اشفاق احمد کے ڈراموں کے بارے میں ڈاکٹر انور سدید ”اردو ادب کی مختصر تاریخ“ میں فرماتے ہیں:

"ان کے ڈراموں میں فکر ایک واضح لہر ثبت اور منفی قوتوں کو آپس میں متصادم کرتی

اور ایک معینہ انجام کی طرف لے جاتی ہے۔ ان کے کردار لمبی تقریریں کرنے کے

عادی ہیں جس سے ڈرامہ حقیقی وجود سے الگ ہو کر خلا میں معلق ہو جاتا ہے۔ اشفاق

احمد اس خلا کو غیر سائنسی انداز میں پر کرتے ہیں۔" 4

کردار نگاری کے بغیر ڈرامے کا تصور ممکن نہیں۔ کسی بھی ڈرامے میں کرداروں کو مرکزی حیثیت حاصل ہے کیونکہ

کرداروں کے ذریعے کہانی کا تانا بانا جاتا ہے اور کہانی آگے بڑھتی ہے۔ بقول ڈاکٹر ابوالیث صدیقی:

"کہانی کے واقعات جن افراد قصہ کو پیش آتے ہیں انہیں اصطلاح میں کردار کہا جاتا ہے۔" 5

حیرت کدہ میں اشفاق احمد نے کرداری نگاری کی نادر اور دل کش مثالیں پیش کی ہیں۔ جہاں تک اس کتاب کے مرد کردار

ہیں وہ، متحرک، گوشت پوست کے اور حقیقی زندگی سے قریب تر ہیں۔ اس لحاظ سے خواتین کے کردار بھی جان دار، چست،

متحرک، اور خیالی دنیا سے پاک ہیں۔ اگرچہ ”حیرت کدہ“ کے ڈرامے ہر حوالے سے وسعت کے حامل موضوعات پر مشتمل ہیں لیکن

زیر نظر اقتباسات میں اس کے نسوانی کرداروں کا تجزیہ کیا جا رہا ہے۔

حیرت کدہ کا پہلا ڈرامہ ”سونا ملے نہ پی ملے“ ہے۔ جس میں صوباں، مائی بلوری، بڑھیا خاتون نامی عورت کے کردار ہیں، جن

میں مرکزی کردار صوباں کا ہے۔ صوباں ایک نوجوان اور خوب صورت دوشیزہ ہے، یہ ایک شوخ اور چیخل حسینہ ہے جو ایک دیہاتی

ترکھان نواب سے بے انتہا محبت کرتی ہے۔ یہ گاؤں کی سیدھی سادی، مشرقی اور معصوم لڑکی ہے جس کی محبت میں کوئی کھوٹ

نہیں، اسے صرف نواب چاہیے نہ کہ اس کی دھن دولت، یہ جانتے ہوئے بھی کہ اس کی ماں نے اس کی بات ایک ہزار روپے کے

عوض فضل دین سے طے کر رکھی ہے، پھر بھی نہ اس کے قدم ڈمگاتے ہیں نہ نواب کے بلکہ نواب کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ جلد سے

جلد اتنے پیسے کمالے کہ صوباں سے بیاہ کر سکے جس کے لیے وہ نندنا پور جانے کا قصد کرتا ہے، جاتے وقت صوباں اور نواب کے

درمیان جو باتیں ہوتی ہیں وہ یوں ہیں:

"نواب: دنوں میں روپیہ اکٹھا ہوگا، میں تو تجھے چھوڑ کر نہیں جاسکتا اور نہ اس فضل دین کو کبھی

جرات ہی نہ ہوتی۔

صوباں: کتنے برس نواب کچھ تو بتا جا۔

نواب: (پیار سے) جب تیرے بالوں میں پہلا چاندی کا بال آجائے تو سمجھ لینا میرا

وعدہ ٹوٹ گیا، پھر میری راہ نہ دیکھنا۔" 6

صوباں کی بد قسمتی کہ نواب کو پیسے جوڑنے میں زیادہ وقت لگ جاتا ہے اور صوباں ظالم سماج سے مجبور ہو کر فضل دین سے شادی کر لیتی ہے، اور آخر میں جب نواب برسوں بعد گھر آتا ہے تو صوباں بوڑھی ہو چکی ہوتی ہے، اس کی نظر بھی اسکا ساتھ چھوڑ چکی ہوتی ہے وہ نواب کے سوال کہ اس نے انتظار کیوں نہیں کیا؟ کے جواب میں کہتی ہے:

"کیا بہت کیا پہلے پہل جب میرے بالوں میں سفید بال آنے لگے تو میں انہیں روز نوچ نوچ کر

علیحدہ کر دیتی۔۔۔ پھر میں انہیں چوری چوری رنگنے لگی۔۔۔ پھر آخر جب آدھا سر سفید ہو گیا

تو۔۔۔ تو۔۔۔ میں ہار گئی۔" 7

اس کے علاوہ اس ڈرامے میں بڑھیا کا کردار ہے جو کہ ساٹھ سال سے اوپر کی ہے جس نے زمانے سے سرد گرم دیکھے ہیں۔ یہ سیانی عورت ہے جو نواب اور صوباں کی محبت کے بارے میں جانتی ہے۔ دونوں کو سمجھانے کی کوشش کرتی ہے کہ زمانہ بڑا ظالم ہے یہ بغیر پیسے اور عرض کے کبھی دودلوں کو ملنے نہیں دیتا باز آجاؤ، جوانی میں ہم نے بھی محبت کی مگر لا حاصل۔ یہ عورت تیکھے مزاج کی ہے جس کی باتوں میں طنز کے تیر چھپے ہوئے ہیں۔ یہ عورت چھڑ چھڑے مزاج کی ہے مگر ایک ناصح کا فرض ادا کرتی نظر آتی ہے۔

اس ڈرامے کا صوباں کے بعد متحرک کردار ”مائی بلوری“ کا ہے۔ یہ کردار مافوق الفطرت قسم کا ہے جو ایک جگہ غائب ہوتی ہے اور دوسری جگہ نمودار ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ جنات ہیں جو ہمہ وقت اس کی خدمت میں لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ یہ ایک ملنگ قسم کی عورت ہے جو ہر کسی کا مستقبل بھی جانتی ہے، فارسی میں شعر بولتی ہے اور متصوفانہ گفتگو کرتی ہے۔ اس کی دعائیں تاثیر ہوتی ہے، اس نے زندگی میں اپنے لیے ایک قبر بنائی ہے اور کہتی ہے کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے جنات اس میں دفنادیں گے۔ اس کی ذات میں ایک رعب اور دبدبہ ہے نواب اسے دیکھ کر سہم جاتا ہے، اور یہ نواب کو کاروبار کے لیے پچاس روپے دیتی ہے اور مرنے کے بعد بھی نواب کو یہ روپے یاد دلاتی ہے:

"تمہیں کیا معلوم یہاں ایک پل کتنا لمبا ہے۔ باہر کی کائنات کس تیزی سے گھوم گئی ہے

اتنے وقفے میں۔۔۔ جاؤ۔۔۔ اور یاد رکھنا۔۔۔ وعدے کا پاس سنت رسول ﷺ ہے۔

جاؤ اب اور یاد رکھو ایسا کوئی وعدہ کبھی نہ کرو جو کسی پچھلے وعدے کی نفی کرتا ہو، جاؤ۔۔۔" 8

نندنا پور کی رہنے والی خاتون کا کردار بھی ڈرامے میں موجود ہے، یہ عورت صرف نواب کو دیکھنے اس کے دکان آتی ہے۔ یہ نواب سے کہتی ہے کہ میں شادی شدہ ہوں اور میرا شوہر روزگار کے لیے کراچی گیا ہے۔ مگر یہ جھوٹ بولتی ہے یہ ایک جوان خوبصورت لڑکی ہے جو ہمیشہ نقاب میں رہتی ہے۔ اس کے پاس بہت دولت ہے لیکن پھر بھی نواب اس کے چنگل میں نہیں پھنستا۔ اور آخر میں نامراد ہو کر نواب کو بددعا دیتی ہے کہ:

"یاد رکھو اگر دعائیں اثر ہے تو بددعا کا وار بھی کبھی خالی نہیں جاتا۔" 9

اس ڈرامے کا ہر نسوانی کردار مع نواب کے نامراد، ناکام اور بد نصیب ہے ان میں کسی کو بھی وہ نہیں ملتا جس کی ان کو طلب ہوتی ہے۔ "حیرت کدہ" کا دوسرا ڈرامہ "میل ملاپ" کے نام سے ہے۔ جس میں ماورہ (ہیروئن)، فی، نوشی، تارا، گنبد، راحت، اور خالہ کے نسوانی کردار ہیں۔ جن میں مرکزی کردار ماورہ کا ہے جو ایک پیاری، خاموش، کم گو، مشرقی حسن کا شاہکار نمونہ ہے لمبے بال، سیاہ روشن آنکھیں اس کے حسن کو چار چاند لگاتی ہیں۔ ماورہ ایک ہمدرد، نیک، صابر و شاکر فطرت کی مالکہ ہے، جس کو شادی کی پہلی ہی رات شوہر نے ٹھکرا دیا کہ وہ کسی اور سے محبت کرتا ہے مگر پھر بھی اس نے کبھی کسی سے شکایت نہیں کی اور دکھ اور غم کے باوجود چہرے پر مسکراہٹ سجا کے رکھی۔ پھر بھی آخر میں اپنے شوہر (سجاد) کو معاف کرنا اور دوبارہ شادی کرنا اس کی دریادلی کی علامت ہے۔

اس کے علاوہ فی کا کردار جو ماورہ کی سہیلی ہے۔ یہ ایک شوخ، شریر، باتونی، جان محفل قسم کی لڑکی ہے۔ اس کا جسم چھریا ہے اور رقص کی شوقین ہے۔ ڈرامے میں ہمہ وقت ناچنے کے مواقع تلاش کرتی رہتی ہے۔ نوشی بھی ماورہ کی سہیلی ہے جو ایک ماہی منڈا قسم کی لڑکی ہے۔ اس کے کپڑے، بال، عادات بالکل لڑکوں جیسی ہیں۔ اور بقول مصنف:

"جینز یا نیل باٹم اور کارڈرائی کی جیکٹ پہننے والی، خواہ مخواہ کی ٹام بوائے۔ اندر سے

بھرپور دوشیزہ۔" 10

اس کے علاوہ تاراکا کردار یہ بھی ماورہ کی دوست ہے اشفاق احمد صاحب نے اس کا کردار یوں واضح کیا ہے:

"خوش آواز، خوش گفتار، خوش ادا، ناچ میں فی فی کی سگت کرنے والی۔" 11

دیگر نسوانی کرداروں میں گنبد اور راحت کے کردار بھی ہیں۔ گنبد ماورہ کی موٹی سہیلی ہے جو ناچ گانے کی شوقین مگر انتہائی سست لڑکی ہے اور ”جہاں بیٹھ گئی وہیں بیٹھ گئی“ اور سب کے کاموں میں نقص نکالنے والی لڑکی ہے، اسے سونے اور کھانے کا شوق ہے۔ راحت ایک مشرقی عادات اطوار کی لڑکی ہے۔ اس کا لباس سادہ شلووار قمیص ہے، شرمیلی اور شاعری کی شوقین ہے۔ اس کے علاوہ اس ڈرامے میں خالہ جو ماورہ کی ماں ہے کا کردار ہے جو ایک مشرقی، ذمہ دار، اور سیانی عورت ہے، حقیقت پسند اور بے باک ہے، اپنی بیٹی سے بے انتہا محبت کرتی ہے مگر جب سجاد اسے چھوڑ کر چلا جاتا ہے تو اپنے ساتھ ماورہ کو بھی سنبھالنے کی کوشش کرتی ہے، اسے محفلوں میں لے جاتی ہے تاکہ وہ اپنا دکھ بھول سکے۔ ہر ماں کی طرح اس کی بھی یہ خواہش ہے کہ اس کی بیٹی کا گھر پھر سے آباد ہو جائے تو اس کی شادی کرنے کا فیصلہ کرتی ہے مگر عین مہندی والے دن سجاد کے آنے اور اس کی کہانی سننے کے بعد وہ سجاد کو معاف کر دیتی ہے اور دوبارہ بیٹی کی شادی سجاد کے ساتھ کر دیتی ہے۔ کلثوم کا کردار جو سجاد کے چھوٹے بھائی کی استانی ہوتی ہے اس ڈرامے کا ایک ضمنی کردار ہے۔ سجاد ہمدردی کے طور پر اس سے شادی کر لیتا ہے مگر ایک ایکسیڈنٹ میں اس کی موت واقع ہو جاتی ہے۔

اشفاق احمد کے اس مجموعے کے تیسرے ڈرامے ”بزغالہ اور بچہ زاغ کا“ میں کوئی نسوانی کردار نہیں ہے، یہ مغلیہ دور کے بادشاہ جہانگیر کے دور حکومت کے حوالے سے ہے۔ حیرت کدہ کا چوتھا ڈرامہ ”بہن بھائی“ ہے۔ جس میں مرکزی کردار راشدہ کا ہے۔ یہ سری نگر کی رہنے والی ایک کشمیری عورت ہے جس کو نیاز نے بیٹی کہا ہے اور ان کے بیٹے یوسف (جو اصل میں لے پالک ہے) نے بہن کہا ہے۔ یہ ایک مکمل مشرقی عورت ہے جو شوہر کی تلاش میں سری نگر سے راولپنڈی آئی ہے۔ یہ ایک شوہر پرست بیوی ہے جو شوہر کی تلاش میں اپنا سارا زور بیچ دیتی ہے۔ راشدہ جدید ذہنیت کی مالک ہے، تعلیم یافتہ اور پرکشش شخصیت کی مالک ہے۔ رشتے نبھانا جانتی ہے مگر اس کی بد قسمتی کہ اس کا شوہر جلال ایک شکی مزاج انسان ہے جو بہن بھائی کی محبت کو شک کی نظر سے صرف اس لیے دیکھتا ہے کہ یوسف راشدہ کا صرف منہ بولا بھائی ہے۔ یوسف راشدہ کا گھر بچانے کے لیے دوبئی چلا جاتا ہے۔ لیکن راشدہ کی بد قسمتی کہ جلال اس کو طلاق دے دیتا ہے۔ اور راشدہ سمجھتی ہے کہ اسے ایک فقیرنی کی بد دعا لگی ہے جب وہ چھوٹی تھی تو ایک فقیرنی ان کے دروازے پر آئی تھی، راشدہ فقیرنی کو تنگ کرنے کے لیے آنا چٹکی چٹکی اس کی جھولی میں ڈالتی ہے، فقیرنی کو غصہ آ جاتا ہے اور وہ راشدہ کو بد عادت بتی ہے کہ:

"چٹکی چٹکی خیرات دینے والی اپنے گھر میں بسے گی تو سہی لیکن چٹکی چٹکی ہو کر۔۔۔"

گھر والے کے دل میں رہے گی ضرور، پر چٹکی چٹکی جگہ کے ساتھ۔۔۔۔۔ جالے

جا آنا تیری جیسی سخی سے بھوک بھلی۔" 12

اور راشدہ کو لگتا ہے کہ اس کی بد نصیبی کے پیچھے اسی بد دعا کا اثر ہے۔

حیرت کے پانچوے ڈرامے "فرار" میں عالیہ، پشمنہ کے کردار مرکزی ہیں۔ اس کے ساتھ گلا جان جو پشمنہ کی سات سالہ بیٹی ہے، بھی شامل ہے۔ اس ڈرامے کا ہیرو کلیم عالیہ کا شوہر ہے جسے برین ٹیومر ہے۔ وہ بیک وقت دوہری زندگی جی رہا ہے، ایسا لگتا ہے کہ اس کا ایک خاندان بیوی، دو بچوں اور باپ سمیت گاؤں میں آباد ہے جبکہ ایسا نہیں ہے۔ عالیہ ایک حسین، تعلیم یافتہ، جدید ذہن کی مالک عورت ہے، اس کے دو بچے حامد اور راحت ہیں۔ اسے اپنے شوہر کی بہت فکر ہے وہ ایک شوہر پرست بیوی ہے، ایک اچھی بیوی ہونے کے ساتھ ساتھ ایک ذمہ دار ماں بھی ہے، جس نے اپنے بچوں کی پرورش میں کوئی کمی نہیں چھوڑی ہے۔ یہ کردار کچھ شکی مزاج بھی ہے اسے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس کا شوہر اس سے خوش نہیں اور کسی اور سے محبت کرتا ہے مثلاً ایک جگہ وہ کلیم سے کہتی ہے:

"تمہیں مجھ سے کبھی محبت تھی ہی نہیں میں جانتی ہوں پہلے پہل تم بیٹھے بیٹھے خیالوں میں گم

ہو جاتے تھے۔ تمہارے خیالوں کی رانی کوئی اور تھی ہمیشہ۔۔۔ رفتہ رفتہ اس فرار نے ایک

صورت اختیار کر لی ہے۔" 13

کلیم کے علاج کے لیے عالیہ نے ایک اچھے ڈاکٹر کی خدمات حاصل کی ہیں مگر اس کی بد قسمتی کہ وہ اپنے شوہر کو بچا نہیں پاتی۔ اس ڈرامے کا دوسرا اہم نسوانی کردار پشمنہ کا ہے جو کلیم کی ایک تصوراتی گاؤں کی بیوی ہے۔ سیدھی سادی، مشرقی، حسین، باوفا، ذمہ دار، اور خلوص کا پیکر ہے۔ یہ ان پڑھ مگر سمجھ دار ہے۔ اس کے ساتھ معصوم، قناعت پسند، اور صابر و شاکر بھی ہے۔ ایک اچھی ذمہ دار بہو، بیوی اور ماں ہے۔ پشمنہ کو اپنے شوہر سے بہت گلے ہیں لیکن کبھی حرف شکایت زبان پر نہیں لاتی اور بہت تابعدار بیوی ہے۔ اس کے علاوہ کلیم کی چھوٹی بیٹی گلا جان کا کردار بھی ہے جو بہت ہی پیاری، معصوم، تابعدار اور ذمہ دار بچی ہے۔ اور اپنے دادا، باپ، ماں، اور بھائی کے ساتھ ہنسی خوشی رہتی ہے۔

حیرت کدہ کا چھٹا ڈرامہ "پیغام زبانی اور ہے" ہے۔ جس میں صرف ایک نسوانی کردار میمونہ کے نام سے صیغہ غائب میں ہے۔ یہ مشہور بزنس مین یوسف کی بیوی ہوتی ہے۔ میمونہ کا ایک بیٹا سرفراز بھی ہے۔ یہ ایک تعلیم یافتہ اور جدید ذہنیت کی مالک عورت ہے۔ بد قسمتی سے گھر آتے ہوئے افریقہ میں ان کے جہاز کا کریش ہو جاتا ہے، ماں اور بیٹا لاپتہ ہو جاتے ہیں۔ تقدیر میمونہ کو ایک اور موقع دے دیتی ہے مگر شومی قسمت کہ اپنے وطن پہنچتے ہی ایئر پورٹ سے گھر آتے ہوئے ان کی ٹیکسی کا ایکسیڈنٹ ہو جاتا ہے اور ماں بیٹا موقع پر ہی دم توڑ دیتے ہیں۔

حیرت کدہ کا ساتواں ڈرامہ "ایسی بلندی ایسی پستی" کے نام سے ہے۔ جس کا مرکزی کردار جبین ہے۔ جبین باپ کے ساتھ شاہ درہ لاہور کے علاقے میں رہنے آتی ہے۔ یہ ایک تعلیم یافتہ، حسین، اور پر تجسس لڑکی ہے۔ خود دار ہے جب اس کا باپ کسی سے مانگ کر کھانا گھر لاتا ہے تو اسے بالکل اچھا نہیں لگتا۔ اس کی خوش قسمتی کہ ایک مافوق الفطرت کردار جو اس مکان میں بسی روح ہے، کی بدولت اس کے حالات یک دم بدل جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ روح اسے شاعر اور ایک اچھی گلوکارہ بنادیتا ہے، دولت کی ریل پیل شروع ہو جاتی ہے۔ جبین کو بے تحاشہ دولت اور شہرت مل جاتی ہے۔ کہتے ہیں کہ جب دولت آتی ہے تو اپنے ساتھ عیاشی اور غرور و تکبر بھی ساتھ لاتی ہے، جبین کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا، جبین جو ایک سادہ معصوم سی لڑکی تھی اچانک دولت ملنے سے مغرور، خود سر، اور جھوٹی بن جاتی ہے۔ کسی کو خاطر میں نہیں لاتی اور جب عقیلہ اپنے دوستوں کے لیے آٹو گراف لینے اس کے گھر آکر اس کے خاندان کے بارے میں پوچھتی ہے تو جبین جواب دیتی ہے:

"کالسی سٹیٹ میں میرے نانا پر ائم منسٹر تھے قیام پاکستان سے پہلے ہم لوگ چاندی

کے برتنوں میں کھاتے تھے سونے کے گلاسوں سے پیتے تھے۔ سب کچھ سب مال

دولت آرٹ کی خدمت میں ختم ہوا۔" 14

جبیں حد سے زیادہ خود اعتمادی کا شکار بن جاتی ہے اور یہی خود اعتمادی اسے بلندی سے واپس پستی میں گرا دیتی ہے اور وہی روح اس کا ساتھ دینا چھوڑ دیتی ہے۔ جبین باپ سمیت روڈ پر آ جاتی ہے۔ جبین سمجھتی ہے کہ یہ دھن دولت اس کی اپنی محنت کا نتیجہ ہے اور یہی انسان کی سب سے بڑی خامی ہوتی ہے کہ وہ اللہ کا شکر ادا کرنے کی بجائے نافرمان، مغرور اور خود سر بن جاتا ہے، اور جو اللہ ایک بار دینے پر قادر ہے وہی اللہ سب کچھ واپس لینے پر بھی قادر ہے۔ اس ڈرامے میں عقیلہ کا کردار بھی ہے جو جبین کی پڑوسن ہوتی ہے

نہایت، باتونی، اور چالاک لڑکی ہے۔ یہ جیس کو اس گھر کے آسیب زدہ ہونے کا بتاتی ہے، اس ڈرامے کا کردار ضمنی ہے یہ کردار ڈرامے میں بہت کم سامنے آتا ہے۔

حیرت کدہ کا آٹھواں ڈرامہ "نیلی چڑیا" کے نام سے ہے۔ جس کا مرکزی کردار سمیرا ہے ایک حسین، تعلیم یافتہ، ماڈرن اور شوخ لڑکی ہے۔ اس نے ڈاکٹری کی تعلیم حاصل کی ہے، لاابالی فطرت کی مالک ہے اور فہیم سے بہت پیار کرتی ہے۔ ان دونوں نے ساتھ میں جینے مرنے کی قسمیں کھائی ہیں مگر ان کی بد نصیبی کہ ان کے بیچ فہیم کے اصول رکاوٹ کھڑی کروا دیتے ہیں، اور عین مہندی والے دن فہیم شادی میں تاخیر کا تقاضا کرتا ہے، کیونکہ اسے بہت سے لوگوں کو بچانے جانا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ بطور ڈاکٹر اس کا فرض ہے کہ وہ شادی کی بجائے لوگوں کی زندگیاں بچائے۔ بخاری صاحب جو سمیرا کے ابو ہیں ان کو یہ فیصلہ ہر گز منظور نہیں، سمیرا باپ کی وجہ سے مجبور ہے وہ فہیم کا ساتھ نہیں دے سکی نتیجہ دونوں کے راستے ہمیشہ کے لیے الگ ہو جاتے ہیں۔ سمیرا کو اس بات کا احساس بہت دیر سے ہوتا ہے کہ اس کی مثال اس نیلی چڑیا جیسی ہے جس نے خود پر رنگ چڑھایا ہوا ہے، اور اپنا قبیلہ اسے صرف رنگ کی وجہ سے قبول نہیں کرتا، آخر کار وہ اس غلطی کازالہ کرنے کے لیے ایک سماجی ورکر بن جاتی ہے اور پاکستان کے پسماندہ علاقوں میں جہیز کی لعنت کے خلاف آواز اٹھاتی ہے، آخر میں سمیرا شادی کر لیتی ہے اور ایک بیٹی کی ماں بھی بن جاتی ہے اور بیگم ایس، نادر کے نام سے مشہور ہو جاتی ہے۔ سمیرا کو تمام عمر اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ اس نے فہیم کا ساتھ نہ دے کر اچھا نہیں کیا۔ اس ڈرامے میں دوسرا اہم کردار فہیم کی ماں کا ہے۔ جو ایک سلجھی ہوئی، تعلیم یافتہ بیوہ ہے، جس نے اپنے بیٹے کی پرورش اس طریقے سے کی ہے کہ اسے ایک اصول پسند اور ذمہ دار انسان بنایا ہے، یہ ایک ذمہ دار ماں ہے جس نے فہیم کی پرورش میں کوئی کمی نہیں چھوڑی، اسے یہ پچھتاوا ضرور ہے کہ فہیم اور سمیرا کی جدائی میں اس کا ہاتھ ہے۔ کیونکہ اس کے اصولوں نے دونوں کو الگ کر دیا۔

حیرت کدہ کا نواں ڈرامہ "آدم زاد" کے نام سے ہے۔ جس میں مرکزی کردار سکینہ کا ہے۔ ماریو نام کا جن اس پر عاشق ہے، یہ ایک نوجون حسین اور تعلیم یافتہ لڑکی ہے۔ یہ کردار جذباتی ہے، ماریو کے ساتھ سکینہ کا جذباتی لگاؤ ہے، ماریو سے باتیں کرنا اسے پسند ہے اس کی غیر موجودگی میں سکینہ اس کا دیر تک انتظار کرتی ہے۔ اس کے گھر والے ماریو سے تنگ ہیں اور وہ ماریو کو بھگانے کے لیے پیروں، فقیروں کی خدمات لیتے ہیں۔ سکینہ کو والدین کا یوں اس کے اوپر نگرانی کرنا اسے بالکل پسند نہیں، سکینہ اللہ کی ذات پر بھروسہ کرنے والی لڑکی ہے، اس کی باتیں فلسفیانہ ہیں، متعصب نہیں ہے، روحانیت سے دلچسپی رکھتی ہے۔ ڈاکٹر سلیم کے لیے اس کے دل میں محبت کا جذبہ بیدار ہوتا ہے تو ماریو اس کی زندگی سے خود بخود نکل جاتا ہے۔

زینب سکینہ کی ماں ہے، جو ہر ماں کی طرح بیٹی کے لیے فکر مند ہے، ماریو کو سکینہ کی زندگی سے نکالنے کے لیے ہر طرح کے جتن کرتی ہے۔ ایک مشرقی عورت ہے، سیدھی سادی، تو ہم پرست، دقیانوسی خیالات کی مالکہ ہے۔ کلثوم سکینہ کی دوست ہے، جو ایک مشرقی باجیا، معصوم لڑکی ہے۔ سکینہ کی ہمراز ہے، اور قابل بھروسہ دوست کی حیثیت سے ڈرامے میں سامنے آتی ہے۔

حیرت کدہ کا دوسواں ڈرامہ "بھوت نکالا" کے نام سے ہے، اس ڈرامے کی کہانی ٹوٹو کے گرد گھومتی ہے اس لیے اشفاق احمد نے باقی کرداروں پر بہت کم توجہ دی ہے، نسوانی کرداروں میں صرف امی کا کردار متحرک ہے، یہ ایک مخلص، ذمہ دار، وعدے کی پابند، خیال رکھنے والی، مہمان نواز، شفیق اور عقل مند عورت ہے۔ ٹوٹو کی پڑھائی اور پرورش اپنے سگے بچوں کی طرح کرتی ہے، اور ٹوٹو کی ماں سے کیا ہوا عہد نبھاتی ہے کہ وہ اس کے بیٹے سے بی۔ کام کا کورس مکمل کرائیں گی۔ لیکن ٹوٹو کی موت اسے اس صدمے سے دوچار کر دیتی ہے کہ وہ خود کو ٹوٹو کی موت کا ذمہ دار سمجھنے لگتی ہے، حالانکہ ایسا نہیں ہے اس کے بچے ضرور اس کے لیے ذمہ دار ہوتے ہیں کیونکہ انہوں نے ہی ٹوٹو کے دماغ میں شرارتی بات بٹھائی ہوتی ہے کہ پڑھائی چھوڑو اور چلے جاؤ گاؤں ورنہ مر جاؤ گے، اور بے چارہ ٹوٹو اپنی زندگی خود ہی ختم کروا دیتا ہے، جبکہ دوسری طرف امی اس بات پر زور دیتی ہے کہ وہ بی۔ کام مکمل کر کے جائے۔ دیگر نسوانی کرداروں میں عارفہ اور زاہدہ ہیں، دونوں نہایت شریر، جھوٹی، مکار، اور چال باز لڑکیاں ہیں جو ٹوٹو کو تنگ کرنے کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتیں، اور اسے گھر سے نکالنے کے جتن کرتی رہتی ہیں اور یہ سب بہن بھائی ٹوٹو کی موت کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔

حیرت کدہ کا گیارواں ڈرامہ "ہیرامن" ہے۔ جس میں زیادہ تعداد مرد کرداروں کی ہیں، لیکن دو کردار نسوانی ہیں عذرا اور تاج بی بی کے ہیں۔ عذرا جاوید کی محبوبہ ہے جو پنجاب یونیورسٹی میں ایم۔ اے تاریخ کا طالب علم ہے۔ عذرا ڈرامے میں بہت ہی کم نظر آتی ہے، صرف ان موقعوں پر وہ سامنے آتی جب کوئی نیا ملازم کام کے لیے آتا ہے، عذرا کا کام جاوید اور اسکے دوستوں کے لیے ملازم کا بندوبست کرنا ہے، گلابنگ، تاج بی بی کا بندوبست اس ہی نے کیا ہوتا ہے، لیکن بد قسمتی سے ان میں سے کوئی بھی ٹک نہیں پاتا۔ یہ کردار بہت کم وقت کے لیے پردے پر آتا ہے پھر غائب ہو جاتا ہے۔

اس ڈرامے کا اہم اور متحرک کردار تاج بی بی کا ہے۔ یہ بھی ملازمت کے لیے آتی ہے، تاج بی بی ان پڑھ عورت ہے جس کی وجہ سے یہ دقیانوسی اور توہم پرست عورت ہے۔ یہ ایک زبان دراز، تیز مزاج عورت ہے۔ اسے وہم کی بیماری ہے اور تقدیر سے اسے

بہت سارے گلے ہیں، اس کا شوہر کمال عرف کمالا مرچکا ہے۔ بہت چھڑ چھڑے مزاج کی ہے مثلاً ایک دن جب جاوید دیر سے یونیورسٹی سے گھر آتا ہے تو تاج بی بی کہتی ہے:

"اور میں جو جاگ رہی ہوں، خصم نوں کھائی، کرماں پیٹی، بد بخت کالے منہ والی۔" 15

تاج بی بی کے ساتھ یہ مسئلہ ہے کہ اس بھادوں کے مہینے میں چاند کی پندرویں تاریخ کو ایک سانپ کا سایہ چڑھتا ہے، جو اسے کاٹتا ہے، اسے بہت تکلیف ہوتی ہے جس کے لیے وہ دس دن کی چھٹی کرتی ہے۔ اس کا خیال ہے کہ یہ سانپ اس کے شوہر کمالے کا سایہ ہے اور جب جاوید اس سانپ کو مار دیتا ہے تو وہ یہ کہہ کر مر جاتی ہے کہ کیوں مارا میرے کمالے کو، اور اس طرح یہ کردار اور کہانی دونوں ختم ہو جاتے ہیں۔

حیرت کدہ کا بارواں ڈرامہ "ماسٹر رحمت علی" کے نام سے ہے۔ جس میں متحرک کردار شاہدہ کا ہے جو مشہور اور امیر سیٹھ عثمان کی بیوی ہے۔ یہ ایک ماڈرن، فضول خرچ، نک چڑی اور نخریلی عورت ہے۔ اسے ریاکاری کا بہت شوق ہے، ناشکری عورت ہے۔ مثلاً:

"ساری عمر آپ نے مجھے بیربل کی بکری سمجھا کھلا یا سونے کا نوالا اور دیکھا شیر کی

آنکھ سے کبھی میری دل سے عزت نہیں کی۔" 16

اور ہمہ وقت کوئی نہ کوئی فرمائش لے کر شوہر عثمان کے سامنے بیٹھ جاتی ہے۔ اس کی تین بیٹیاں ہیں، اور یہ اعلیٰ سوسائٹی کی ایک آزاد خیال عورت ہے۔ اپنے میاں کے لیے یہ عورت کسی اذیت سے کم نہیں، علاج بھی باہر سے کرانا پسند کرتی ہے، ایک جگہ عثمان صاحب اسے مخاطب کر کے کہتے ہیں:

"تم ان لوگوں میں سے ہو جو لندن جا کر افریقی ڈاکٹروں سے تو علاج کرا لیتے ہیں

لیکن یہاں رہ کر پاکستانی ڈاکٹروں سے نہیں۔ تم گڑ کھا کر مرنا پسند کرو گی لیکن

اس پر فارن مہر ضرور ہونی چاہیے۔" 17

"حیرت کدہ" کے آخری ڈرامے "یہ تیرے پر اسرار بندے" میں کوئی نسوانی کردار نہیں ہے۔

مجموعی طور پر دیکھا جائے تو "حیرت کدہ" کے سبھی ڈراموں کے نسوانی کردار فعال اور متحرک ہیں۔ ان میں زیادہ تعداد مشرقی خواتین کی ہیں، جو شرم و حیا کا پیکر ہونے کے ساتھ ساتھ شوہر پرست اور ذمہ دار ماں، بہن، بیٹی، بہو بھی ہیں۔ اشفاق احمد نے ان نسوانی کرداروں پر خصوصی توجہ دی ہے، یہ خواتین ہمارے معاشرے کی جیتی جاگتی عورتیں ہیں جن کے مسائل وہی ہیں جو اس ملک اس قوم کی ہر عورت کا مسئلہ ہے۔ ان میں نچلے، درمیانے، اور اعلیٰ طبقے کی خواتین اور ان کے مسائل کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ ان میں ان پڑھ، تعلیم یافتہ، قسمت کی ماری خواتین شامل ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اشفاق احمد کی فن کارانہ صلاحیتیں یہاں بھی کھل کر سامنے آئی ہیں۔ مختصر آئیہ کہ "حیرت کدہ" کے سبھی ڈرامے فن، فکر ہر حوالے سے اردو ادب میں ایک اعلیٰ مقام رکھتے ہیں۔

References

1. Saleem Akhtar Dr., "Urdu Adab Ki Mokhtasar Tareen Tareekh" Lahore, Sang e meel publications, 2013, P:376
2. A Hamid "Ashfaq Ahmad Shakhshiat o Fann", Islamabad, Academy Adbiyaat Pakistan, 1998, P:12
3. As above P:50
4. Anwar Sadeed Dr., "Urdu Adab Ki Mokhtasar Tareekh" Lahore, Azeez Book Depo, 1991, P:236
5. Abul Lais Siddiqi Dr., "Kishaaf Tanqeedi Istilahaat", Islamabad, Moqtadira Quomi Zuban, 1985, P:148
6. Ashfaq Ahmad "suna mily na pee mele" Mashmola: "Hairat Kada", Lahore, Sang e meel publications, 2014, P:12,13
7. =As above P:27
8. =As above P:25
9. =As above P:22
10. Ashfaq Ahmad "Mail Melaap", Mashmola: "Hairat Kada", Lahore, Sang e meel publications, 2014, P:30
11. =As above

12. Ashfaq Ahmad "Behin Bhai", Mashmola: "Hairat Kada", Lahore, Sang e meel publications,2014, P:91
13. Ashfaq Ahmad, "Farar", Mashmola: "Hairat Kada", Lahore, Sang e meel publications,2014, P:113
- 14.Ashfaq Ahmad, "Aisi Bulandi Aisi Pasti", Mashmola: "Hairat Kada", Lahore, Sang e meel publications,2014,P:127
- 15.Ashfaq Ahmad, "Heera Man", Mashmola: "Hairat Kada", Lahore, Sang e meel publications,2014, P:263
- 16 Ashfaq Ahmad, "Master Rehmat Ali" , Mashmola: "Hairat Kada", Lahore, Sang e meel publications,2014,P:291
- 17.=As above P:292